گُلاب لمحوں کی چاندنی

صُمیرا غزل صدیقی



چاند جس آگ میں جلتا ہے اسی شعلے سے
برف کی وادی میں کُہرے کا دھواں روشن ہے
جیسے دریاؤں میں خاموش چراغوں کا سفر
ایسا نس نس میں مرے دردِ رواں روشن ہے

حسنین کے آفس جانے کے بعد اس نے دروازہ اچھی طرح لاک کیا اور ایک گہرا سانس فضا میں خارج کرتی ہوئی ٹی وی لاؤنج کی جانب چلی آئی پھر صوفے پر بیٹھتے ایک نظر سامنے لگی وال کلاک پر دوڑائی پھر تیزی سے اپنی انگلیوں کو حرکت دیتے ریموٹ کی مدد سے اپنا مطلوبہ چینل لگایا جہاں پر اس کا من پسند مارننگ شو اس کی توجہ کا مرکز بنا اس کے لبوں پر بڑی دلفریب مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔ عمیر کے اسکول اور حسنین کے آفس جانے کے بعد وہ ایسے ہی بے فکری سے اپنی زندگی جیا کرتی تھی پورا گھر اس کی بدسلیقگی پھوہڑ پن کی بدولت اس وقت ابتری کا شکار تھا' اپنی سست روطبیعت اور کچھ حسنین کی اچھی تنخواہ کے بل بوتے پر اس نے گھر کی صفائی ستھرائی اور چھوٹے موٹے کاموں کے لیے ایک عدد ملازمہ رکھی ہوئی تھی جس کے آنے جانے کے اوقات اور کام کرنے کے طریقہ کار سے اسے کوئی سروکار نہ تھا۔ اسے تو فقط اس سے مطلب تھا کہ اسے صفائی کرنا پڑتی تھی' نہ برتن دھو کے اپنے گداز ہاتھ خراب کرنے پڑتے تھے۔ کچھ اضافی پیسے دے کر وہ اسی ملازمہ سے کپڑے وغیرہ بھی دھلوا لیا کرتی تھی۔ صرف کھانے پکانے کی ذمہ داری اس پر عائد تھی وہ بھی اس سبب کہ حسنین کو گھر کا پکا کھانے کی عادت تھی ملازمین کے ہاتھ کا کھانا اس نے کبھی کھایا تھا نہ اسے پسند تھا۔ اس کے آفس جانے کے بعد وہ اپنے من پسند پروگرام دیکھتی اور دوستوں سے گپ شپ کرتی نہ صرف ملازمہ کو گھر کی صفائی کا موقع دیتی بلکہ اس کا چار سالہ بیٹا عمیر بھی بے توجہی کا شکار ہوتا اپنے خول میں سمٹتا جاتا اور اس بات کی علینہ کو ذرہ برابر بھی پروانہ تھی' کچھ لوگوں کے لیے شاید اپنی ذات اور اپنا مفاد ہی سب کچھ ہوتا ہے یا پھر وہ شاید وقت کے ہاتھوں ٹھوکر لگنے کے منتظر ہوتے ہیں۔

❀……❀……❀

"باجی میرے بیٹے کی کل رات سے بہت طبیعت خراب ہے میرے پاس تو اتنے پیسے بھی نہیں کہ ڈاکٹر کو دکھا آؤں' تنخواہ ملنے میں ابھی پندرہ دن ہیں' ماں ہوں نہ کیسے برداشت کروں آپ بہت اچھی ہیں' میری مدد کردیں۔"

علینہ اپنا موبائل کان سے لگائے اپنی سہیلی ردا سے باتوں

میں مصروف تھی' جب ہی اس کی ملازمہ سکینہ صفائی کرتی ہوئی اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔ اس نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا پھر ردا کو خدا حافظ کہہ کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"ابھی کچھ دن پہلے تو تمہارے شوہر کی طبیعت خراب تھی اور اب تمہارے بیٹے کی' دیکھو اس طرح کیسے چلے گا؟" پہلی بار علینہ ذرا سخت لہجے میں ملازمہ سے مخاطب ہوئی تھی ورنہ تو اسے کوئی سروکار نہ تھا' وہ جھٹ پیسے نکال کے دے دیتی تھی مگر یہ اس کی دوست ردا کے سمجھانے کا ہی اثر تھا کہ اب وہ سختی سے کام لے رہی تھی' بقول ردا کے ملازمین پر اس طرح اندھا اعتماد کر کے ان پر اپنی محنت کی کمائی نہیں لٹانی چاہیے۔

"بی بی جی آفت اور بیماریوں کا کب پتا چلتا ہے کب آجائیں' اب انسان جہاں کام کرتا ہے وہاں سے ہی مدد مانگے گا نا۔" کمال مہارت سے ملازمہ نے اس کی آنکھوں میں دھول جھونکی تھی اور وہ سدا کی بے وقوف اس کی باتوں میں آگئی تھی۔ دراصل وہ لاکھ سست اور بدسلیقہ سہی لیکن بہت ہی فراخ دل تھی نہ صرف اپنی ذات پر دل کھول کے خرچ کرتی بلکہ سہیلیاں اور عزیز و اقارب بھی اس کی فراخدلی سے خوب فائدہ اٹھاتے تھے اور وہ اپنے نقصان سے بے خبر اپنی دھن میں جیے جاتی اور کوئی بزرگ نما ساس سسر یا کوئی روک ٹوک کرنے والا اس کے گھر میں نہ تھا۔

"اچھا لو یہ پیسے رکھو اور اپنے بیٹے کا صحیح سے علاج کرانا۔" اپنے والٹ سے پانچ پانچ سو کے چار نوٹ نکال کے اس نے سکینہ کی جانب بڑھائے پھر موبائل نکال کے دوبارہ ردا کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔

❀ ❀ ❀

"کیا ہوا آپ کھانا کیوں صحیح سے نہیں کھا رہے اور مٹن کڑاہی تو ویسے بھی آپ کی فیورٹ ہے۔" حسنین کو غائب دماغی سے کھانا کھاتے دیکھ کر علینہ نے اس کی جانب دیکھا پھر ڈش میں سے سالن اس کی پلیٹ میں ڈالنے لگی۔

"نہیں بس میں اور نہیں لوں گا' آج آفس کولیگ کے ساتھ ڈنر کر لیا تھا تو بھوک نہیں۔" حسنین نے کھانے سے فوراً ہاتھ کھینچا۔ علینہ نے تشویش سے اسے دیکھا یہ پہلا موقع تھا کہ حسنین یوں بے دلی سے کھانا کھا رہے تھے ورنہ وہ تو ہمیشہ ہی گھر پر کھانے کو ترجیح دیتے تھے ایسے میں علینہ کی پریشانی بجا تھی۔

"آپ نے کب سے باہر کھانا شروع کر دیا' میں بھی نہیں کھا رہی اب۔"

"یار کیا ہو گیا ہے بس ایک فرینڈ تھا' ضد کر رہا تھا سو کھا لیا پلیز تم صحیح سے ڈنر کرو اور عمیر کو بھی کراؤ پھر کافی روم میں بھجوا دینا۔" اپنا موبائل اٹھا کے وہ اسے حیران کرتا ہوا اپنے روم میں چلا گیا' علینہ کے لیے اس کی بے دلی اور رویہ آج بالکل نیا تھا' عمیر بھی سب چھوڑ کے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا جو بھی تھا جیسا بھی تھا مگر حسنین سے وہ بہت محبت کرتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس کی پسند کے مطابق نہایت مزیدار کھانے بناتی تھی اور آج کے رویے سے وہ بہت دلبرداشتہ اور حیران ہو گئی تھی۔

"بیٹا کھانا کھا لیا چلو میں آپ کا دودھ لے کر آتی ہوں۔" عمیر کو پیار کر کے وہ کچن کی جانب چلی آئی تھی' دل ابھی بھی سوچوں کے بھنور میں الجھا تھا۔

❀ ❀ ❀

عمیر کو سلا کے اور حسنین کے لیے کافی بنا کے جب وہ اپنے روم میں آئی تو وہ اپنے لیپ ٹاپ پر مصروف تھے۔

"یہ کافی پی لیں آج کچھ زیادہ ہی کام ہے کیا جو ابھی بھی لیپ ٹاپ کھولے بیٹھے ہیں آپ۔" علینہ نے کافی کا مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے استفسار کیا' حسنین کو یوں رات گئے تک مصروف دیکھ کے اسے کچھ حیرت ہوئی تھی ورنہ وہ ہمیشہ ہی فارغ بیٹھے اس کا انتظار کر رہے ہوتے تھے۔

"ہاں بس ایک دو فائلز چیک کرنی ہیں تم سو جاؤ تھک گئی ہو گی۔" حسنین نے بنا اس کی جانب دیکھے جواب دیا' اس کی حد درجہ مصروفیت اور بے گانگی علینہ کو ایک آنکھ نہ بھائی تھی جواباً اس نے فوراً اشتعال میں آ کے حسنین سے

لیپ ٹاپ کھینچا تھا مگر اگلے ہی پل وہ ساکت رہ گئی تھی' اسکرین پر جگمگاتی حسنین کی فیس بک پروفائل نے اسے حقیقتاً دکھ سے دوچار کیا تھا۔

"تو یہ تھا آپ کا ضروری کام میں سارا دن آپ کا انتظار کرتی ہوں اور آپ کے لیے بس یہ فضول سی فیس بک یوز کرنا زیادہ ضروری ہے۔"

"پلیز علینہ! میں صرف ان بکس میں اپنے باس کے میسج چیک کر رہا تھا' تم کیوں بلاوجہ اتنا ہائپر ہو جاتی ہو۔" اپنی صفائی دیتے ہوئے حسنین نے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا وہ ایسی ہی تھی اس کے معاملے میں اس کی محبت میں حد سے زیادہ پوزیسو اور حساس۔

"اچھا نا آئی ایم سوری پلیز یہ کافی پی لیں' اب ٹھنڈی ہو رہی ہے۔" اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اس نے فوراً مگ اٹھا کے حسنین کی جانب بڑھایا جسے اس نے بغور دیکھتے ہوئے تھاما تھا۔ صحیح صفائی نہ ملنے کے باعث مگ کی چمک کافی ماند پڑ گئی تھی اور وہ دھلا ہوا بھی صحیح نہیں تھا جبکہ حسنین بلا کے نفاست پسند انسان تھے' اس وقت انہیں علینہ کو ٹوکنا مناسب نہ لگا سو چپ کر کے کافی کے سپ لینے لگے مگر دل میں تاسف اور دکھ کی ایک لہر سرائیت کر گئی۔

❀ ❀ ❀

"ممی اس ویک اینڈ پر ہم دادی کے ہاں چلیں گے۔" علی الصبح سینڈوچ اور جوس سے لطف اندوز ہوتے عمیر نے علینہ کی سماعتوں میں زہر انڈیلا تھا۔ حسنین کو ناشتا سرو کرتے اس کے ہاتھ فوراً ساکت ہوئے تھے حسنین نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا تھا۔

"بیٹا دادی کے ہاں نہیں اس ویک اینڈ پر ہم ماموں کے ہاں چلیں گے' وہاں پر بہت انجوائے کرتے ہو نا آپ۔" اپنی دانست میں اس نے عمیر کو بہلانا چاہا تھا مگر بچے جب ضد پر اڑ جاتے ہیں تو آسانی سے انہیں بہلانا ممکن نہیں ہوتا۔

"نہیں مجھے دادی کے گھر جانا ہے بس ماموں کے ہاں تو ہم لاسٹ ویک اینڈ پر بھی گئے تھے نا اتنے دن ہو گئے ہیں دادی کے ہاں گئے ہوئے مجھے وہاں ہی جانا ہے۔"

"بیٹا ضد نہیں کرتے' میں نے کہا نا ابھی ماموں کے ہاں جائیں گے آپ' جلدی سے یہ دودھ پیو۔" اس نے اسے روکتے ہوئے گلاس اس کی جانب بڑھایا۔

"نہیں پینا مجھے کچھ بھی۔" غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتا ہوا عمیر فوراً کھڑا ہوا تھا۔

"کیوں نہیں پینا دودھ میرے شہزادے کو' آپ یہ دودھ بھی پیو گے جلدی سے اور اس ویک اینڈ پر ہم دادی کے ہاں بھی ضرور جائیں گے۔" کب سے خاموش تماشائی بنے حسنین آخر بول ہی پڑے تھے۔

"یا ہو پاپا یو آر گریٹ' لو یو آ لاٹ۔" فرط جذبات سے عمیر نے فوراً حسنین کو گلے لگایا تھا جبکہ علینہ خراب موڈ کے ساتھ حسنین کو ہی گھور رہی تھی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمیر سے' میں نہیں جاؤں گی وہاں۔" عمیر اس سے الگ ہوا تو اس نے فوراً حسنین کو جا لیا۔

"تم جاؤ گی اور ضرور جاؤ گی اب میں کچھ نہیں سنوں گا۔ تم اس طرح میرے بیٹے کو اس کے دادا دادی سے الگ نہیں رکھ سکتی۔" وہ بھلا کب اس لہجے کی اس سختی کی عادی تھی اس کے لیے تو حسنین کا اس کی بات سے انکاری ہونا ہی شدید ترین جھٹکا تھا۔

"حسنین آپ یہ کس طرح بات کر رہے ہیں؟"

"علینہ پلیز مجھے تم نے مجبور کیا ہے تم بھی پلیز میرے گھر والوں کے ساتھ اپنا رویہ درست کرو تو مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے اس طرح بات کرنے کی۔" قدرے نرم لہجے میں اسے سمجھاتے وہ اپنی فائلز وغیرہ اٹھا کے آفس کے لیے نکل گئے تھے۔ عمیر کو بھی اسکول وہی چھوڑتے تھے پیچھے علینہ اس کے رویے کی سختی پر غور کرتی ہوئی شکست خوردہ سی بیٹھی تھی۔

❀ ❀ ❀

کچھ لوگوں کے لیے ان کی خواہشات ان کی ذات اور

ان کی ترجیحات ہی سب کچھ ہوتی ہیں' وہ لوگ کسی نا کسی طرح حالات میں گزراہ تو کر لیتے ہیں' کبھی کبھار سمجھوتہ بھی کر لیتے ہیں لیکن اپنی ذات میں تبدیلی لانا پسند نہیں کرتے۔ مخصوص اوقات میں سے کچھ وقت وہ اپنی بے ضرر خواہشات کے لیے ضرور نکال لیتے ہیں جن کا نقصان سراسران سے جڑے دوسرے لوگوں کو ہوتا ہے علینہ کا شمار بھی ان ہی لوگوں میں ہوتا تھا وہ علیم الدین اور وجیہہ علیم الدین کی اکلوتی بیٹی اور شمشاد حسین کی اکلوتی بہن تھی۔ بے جا لاڈ پیار نے اسے بدتمیز نہ سہی مگر خودسر اور سست و کام چور ضرور بنا دیا تھا۔ وہ آج کا کام کل پر اور کل کا کام پرسوں پر چھوڑنے والے لوگوں میں سے تھی' پڑھائی سے بھی اسے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی۔ دلچسپی تھی تو بس فیشن میں خدا نے اسے بے پناہ حسن سے تو نہ نوازا تھا مگر پُرکشش شخصیت ضرور دی تھی' خاص کر اسے بننے سنورنے کا سلیقہ ضرور آتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب شمشاد حسین کے قریبی دوست حسنین نے اسے پہلی دفعہ دیکھا تو اک ہی ملاقات میں اس کا گرویدہ ہو بیٹھا اور یوں وہ گریجویشن سے فارغ ہوتے ہی دونوں خاندانوں کی باہمی رضا مندی سے حسنین کے سنگ رخصت ہو کر اس کے گھر آ گئی۔ مردانہ وجاہت و پُرکشش سے حسنین اسے بے حد پسند آئے تھے' شروع کے دن تو خوشیوں کے ہنڈولے میں جھولتے گزر گئے' پھر جب ذمہ داریوں کی بات آئی تو رفتہ رفتہ حسنین اور اس کے گھر والوں پر علینہ کی کاہلی اور کام چوری آشکار ہوتی چلی گئی۔ حسنین' احمد علی اور رفعت کا سب سے بڑا بیٹا اس کا بعد ان کا ایک اور بیٹا اخلاق اور ایک بیٹی حرا تھی۔ علینہ کو اتنی چھوٹی سی سسرال بھی بھرے پرے گھر کی مانند لگتی تھی' اسے قدم قدم پر یہاں بے جا پابندیاں اور برائیاں نظر آتی تھیں' مثال کے طور پر علی الصبح اٹھنا ناشتا بنانا اور گھر کی صفائی ستھرائی کرنا اپنے گھر میں تو وہ کوئی کام نہ کرتی تھی اس کی والدہ اور بھائی نے اس کی تمام عادتیں خراب کر رکھی تھیں۔

یہی وجہ تھی کہ روز روز کے لڑائی جھگڑوں سے تنگ آ کر حسنین اسے اور اپنے بیٹے کو لے کر اپنے علیحدہ فلیٹ میں شفٹ ہو گئے۔ وہ تو صبح کے گئے شام کو لوٹتے تھے پیچھے علینہ کا جو دل کرتا وہ کرتی تھی' عمیر بھی چھوٹا تھا اسے ماں کی بھرپور توجہ کی ضرورت تھی۔ ایک سلیقہ مند ماں کی جو اپنے بچے کی تربیت صحیح خطوط پر کر سکے مگر وہ بھی علینہ ہی تھی اپنے نام کی ایک اس نے اتنی سی عمر میں ہی اسے اس کے دادا دادی' پھپھو چاچو سے دور رکھا تھا اور حسنین کو بھی۔ وہ دوبارہ اس جنجال پورہ میں نہیں رہنا چاہتی تھی اور یہی وہ بات تھی جس پر حسنین اور اس کے بیچ اک خلش کی دیوار حائل ہو گئی تھی جو بروز بروز بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

❀......❀......❀

"کیا ہوا آج تمہارا موڈ اتنا خراب کیوں لگ رہا ہے' کہیں حسنین بھائی سے تو لڑائی نہیں ہو گئی؟" آج کافی دن بعد ردا اس کی طرف آئی تھی۔ وہ اس کی اکلوتی اور مخلص دوست تھی جب ہی اس کی اتری رنگت دیکھ کے فوراً سے پیشتر استفسار کیا۔

"یار کیا بتاؤں بس میرا تو سسرال والوں نے جینا حرام کیا ہوا ہے۔" بھلا وہ کہاں سسرال کی بُرائی سے چوکتی تھی سو جھٹ جلے دل کے پھپھولے پھوڑے۔

"کیوں اب کیا کر دیا ان لوگوں نے اب تو تم الگ رہتی ہو اور جہاں تک مجھے علم ہے تم تو ان کی طرف زیادہ آتی جاتی بھی نہیں ہو نہ حسنین اور عمیر کو وہاں جانے دیتی ہو پھر بھلا کیا بات ہو گئی۔" حیرانی و پریشانی ردا کے چہرے سے عیاں تھی۔

"یہی تو مسئلہ ہے کہ میں آنے جانے نہیں دیتی اگر آنے جانے دیتی تو لڑائی ہی نہ ہوتی مگر میں کیا کروں اگر میں نے انہیں وہاں زیادہ میل جول بڑھانے دیا تو ان کی والدہ انہیں میرے خلاف کر دیں گی وہ ویسے ہی مجھے کچھ خاص پسند نہیں کرتیں۔ حسنین تو اب باقاعدہ مجھ سے تلخ کلامی پر اتر آئے ہیں' عمیر کو اس ویک اینڈ پر وہاں بھیجنے پر میں کیسے گوارہ کر لوں۔" علینہ نے کافی کا مگ ردا کی طرف بڑھایا پھر دکھ سے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑنے لگی۔

"تمہیں نہیں لگتا علینہ کہ تم زیادتی سے کام لے رہی ہو

جس طرح تم اپنے میکے سے دور نہیں رہ سکتیں' بار بار وہاں آنا جانا پسند کرتی ہو وہاں کی فکر رہتی ہے تمہیں اسی طرح وہ حسنین بھائی کا گھر ہے' انہیں ان سے محبت ہے وہ بھی ان کی فکر کرتے ہیں۔ تمہاری وجہ سے وہ الگ تو رہ رہے ہیں اب بالکل کنارہ کشی تو اختیار نہیں کر سکتے ہیں نا وہ۔ تمہیں تھوڑا بہت تو برداشت کرنا ہی پڑے گا ورنہ تمہارے اور ان کے بیچ دوریاں حائل ہو جائیں گی اور اگر تم انہیں روکو گی تب بھی وہ نہیں رکیں گے' الٹا ان کی نظروں میں تمہاری ویلیو ہی ڈاؤن ہو گی اور یہ میں ہرگز نہیں چاہوں گی۔" وہ اس کا بھلا ہی چاہتی تھی' رسانیت سے سمجھائی ردا کی باتیں اس کے دل کو لگی تھیں۔

"ہونہہ...... کہہ تو تم ٹھیک ہی رہی ہو' کسی حد تک تم نے تو میری پریشانی ہی ختم کر دی۔"

"بالکل اور پلیز تھوڑی برداشت پیدا کرو اپنے اندر' اب میں چلوں گی مجھے دیر ہو رہی ہے' تم چکر لگانا میری طرف ایک دو روز میں۔" اس کا گال تھپتھپا کے وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"ہاں کیوں نہیں' اپنا خیال رکھنا' اللہ حافظ۔" اس کو الوداع کہنے وہ دروازے تک آئی تھی پھر دروازہ لاک کر کے ٹی وی دیکھنے بیٹھ گئی تھی مگر ذہن ردا کی باتوں میں ہی الجھا ہوا تھا۔

❀......❀......❀

یہ ردا کی باتوں کا ہی اثر تھا کہ وہ کب سے غائب دماغی سے اپنی انگلیاں مروڑتی گہری سوچ میں گم تھی' دراصل وہ صبح سے ہی حسنین کے گھر لوٹنے کا انتظار کر رہی تھی تاکہ جلد از جلد اپنی غلطی کا مداوا کر سکے اور ان کے بیچ حائل یہ اجنبیت کی دیوار اور خلش جلد از جلد ختم ہو سکے' اس نے تو عمیر کے اور اپنے کپڑوں وغیرہ کی بھی پیکنگ کر رکھی تھی۔ آج ویک اینڈ تھا اور وہ یہ ویک اینڈ اپنے سسرال میں ہی گزارنا چاہتی تھی' صرف اور صرف حسنین کے خراب موڈ کی وجہ سے جو بھی تھا وہ اس کی ناراضگی اور بے رخی کسی صورت برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"آ گئے آپ' اتنی دیر کہاں لگا دی آپ نے' میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔" وہ اپنی سوچوں میں گم تھی' حسنین کی آمد پر اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا۔

"کیوں بھئی کوئی کام تھا کیا' جو آج میرا انتظار تھا۔" اس کے لہجے میں وہی بے اعتنائی تھی' علینہ کا دل کٹ کے رہ گیا تھا مگر اس روٹھے سجن کو منانا بہرحال اسی کو تھا۔ اس کے ہاتھ سے آفس بیگ وغیرہ لے کے وہ روم میں رکھ کے آئی تھی۔ عمیر' حسنین کی گود میں چڑھا اس سے لاڈ اٹھوانے میں مصروف تھا' علینہ بھی ان دونوں کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"علینہ پلیز جلدی سے عمیر کی پیکنگ کر دو اور مجھے ایک کپ چائے پلا دو اب میں جلدی سے نکلوں گا۔" اس سے پہلے کہ علینہ کچھ کہتی حسنین خود ہی بول پڑے تھے۔

"پیکنگ کیوں' عمیر کہاں جا رہا ہے اکیلے؟" اس کی حیرت بجا تھی۔

"ارے کہیں نہیں' اپنی دادی کے گھر جا رہا ہے' کیوں ہیرو تم نے جانا تھا نا اس ویک اینڈ پر دادی کے ہاں۔" اسے جواب دیتے حسنین نے عمیر کے گال چومے' اپنے باپ کے فیصلے پر اس کا دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔

"عمیر اکیلے کیسے رہے گا وہاں آپ اور میں نہیں جا رہے کیا؟"

"کیا مطلب اکیلے کیسے رہے گا وہ اس کی دادی کا گھر ہے' تم فکر نہیں کرو تمہیں وہاں جانے کا نہیں کہہ رہا ہوں' تم وہاں کبھی جانا نہیں چاہتیں لیکن میں اور عمیر وہاں ضرور جائیں گے۔ تم پلیز سامان پیک کر دو۔" اس کے لب و لہجے کی تلخی پر وہ گنگ رہ گئی تھی وہ تو یہاں اپنی غلطی کا مداوا کرنے کو تیار بیٹھی تھی وہ تو خود عمیر کو وہاں بھیجنے پر رضا مند تھی مگر حسنین نے اس کی سنے بنا ہی اپنا فیصلہ سنا ڈالا تھا اور وہ کوئی صفائی بھی نہ دے پائی تھی' اسے رہ رہ کر اپنے خاموش رہنے پر غصہ آ رہا تھا' کیا تھا جو وہ پہلے ہی کہہ دیتی مگر اب دیر ہو چکی تھی سو وہ بے دلی سے عمیر کا سامان حسنین کے حوالے کرنے لگی۔

❀......❀......❀

"کیا بات ہے آج اتنی چپ کیوں ہو، کوئی بات ہوئی ہے کیا تمہارے اور حسنین بھائی کے بیچ۔ آج تو شاپنگ میں بھی دھیان نہیں ہے تمہارا۔" آج سہ پہر میں وہ عمیر کو اپنے میکے چھوڑ کے ردا کے ساتھ شاپنگ کی غرض سے ایک مشہور شاپنگ مال میں آئی ہوئی تھی مگر اس کے چہرے سے چھلکتی بے زاریت اور اداسی ردا سے مخفی نہ رہ سکی تھی جب ہی کچھ دیر سستانے کی غرض سے وہ دونوں فوڈ پوائنٹ میں آ کے بیٹھیں تو ردا نے پہلی فرصت میں اس سے پوچھا تھا۔

"نہیں یار کوئی بات نہیں ہے، تھکن کی وجہ سے تمہیں ایسا محسوس ہو رہا ہوگا اور تم سناؤ سب خیریت ہے نا۔" جوس کا سپ لیتے ہوئے اس نے بات ٹالی تھی۔

"ہاں سب خیریت ہی ہے۔" وہ خوشدلی سے مسکرائی تھی، مسکراتے مسکراتے اس کی نظر سامنے کے منظر پر پڑی تھی اور اس کی پلکیں جھپکنا بھول گئی تھیں۔ علینہ نے بھی اس کے تعاقب میں نظریں دوڑائیں تو اسے اپنی بصارت پر شبہ سا ہوا تھا، اس کے اردگرد کہیں کوئی دھماکا سا ہوا تھا اور اگلے ہی پل وہ نہایت تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی، سامنے اور کوئی نہیں اس کا من چاہا ہمسفر حسنین اس کے وہاں ہونے سے بے خبر کسی انجان لڑکی کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔

"کیا کر رہی ہو، کہاں جا رہی ہو تم؟ بیٹھو چپ چاپ بلکہ چلو یہاں سے۔" اسے حسنین کی طرف جاتے دیکھ کے نہایت تیزی سے ردا نے اس کا ہاتھ کھینچا تھا پھر اس کا ہاتھ پکڑ کے وہ اسے باہر کی طرف لے آئی تھی۔

"کیوں روکا تم نے مجھے ردا! آخر حسنین ایسا کیسے کر سکتے ہیں اور وہ لڑکی کون ہے، کیا کر رہی ہے ان کے ساتھ اور وہ بھی ان کے آفس ٹائم میں۔ کم سے کم پوچھنے تو دیتیں تم مجھے۔" گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ ردا پر پھٹ پڑی تھی۔

"پاگل ہو گئی ہو کیا علینہ! وہاں تماشا کھڑا کرنے سے کیا ہوتا، الٹا تمہاری ہی بے عزتی ہوتی اور جس طرح حسنین بھائی اس لڑکی سے باتیں کر رہے تھے ان دونوں میں گہری واقفیت لگ رہی تھی اور ضروری نہیں جیسا تم سوچ رہی ہو درحقیقت ویسا ہی ہو، یہ محض ہماری غلط فہمی بھی ہو سکتی ہے اور پلیز بُرا مت ماننا مگر جس طرح تمہارا رویہ رہا ہے تمہاری حرکتوں سے ایک نہ ایک دن ایسا ہونا ہی تھا۔" گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے ردا نے اسے سمجھانا چاہا۔

"کیا مطلب میری حرکتیں، ایسا کیا کر دیا ہے میں نے جواب دو۔" اس کا میٹر فوراً گھوما تھا۔

"ہاں تو یہ تمہاری ہی غلطی ہے، ہر انسان کو ایک سلیقہ مند اور سمجھ دار بیوی کی ضرورت ہوتی ہے اور تم سمجھ دار تو بہت ہو مگر سلیقہ مند نہیں۔ سارا گھر تمہاری بے پروائی کا منہ بولتا ثبوت ہے، یہاں تک کہ عمیر بھی بے توجہی کا شکار ہے اگر تم سسرال میں رہتیں تو شاید تم کچھ نہ کچھ سیکھ لیتیں اپنی ساس سے یہاں تک کہ اگر حسنین بھائی سے بھی کوئی بے پروائی یا کوئی غلطی ہوتی تو ان کے ماں باپ انہیں سمجھاتے اور سب صحیح ہو جاتا۔ کم سے کم ان پر پریشر تو ہوتا مگر تم نے کام سے جان چھڑانے کے لیے بے جا روک ٹوک اور پابندیوں سے بچنے کے لیے سسرال سے علیحدگی اختیار کر لی، مرد تو آخر مرد ہوتے ہیں نہ ان پر سے بھی اب پریشر ختم ہو گیا ہے، کون سا ان کے ماں باپ ان کے گھر بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھ کچھ کرنے کے لیے۔ بے وقوف لڑکی تم نے سراسر اپنا ہی نقصان کرا ہے اور اب نتیجہ خود دیکھ لو۔" ردا نے اسے آئینہ دکھایا تو وہ خود سے بھی نظریں چرانے پر مجبور ہو گئی تھی، وہ دل کی بُری نہیں تھی بے پروا تھی، آزاد خیال تھی مگر بہرحال ایک مشرقی بیوی تھی اس نے تو حسنین کے سوا کبھی کسی کا سوچا بھی نہیں تھا، اس کے لیے تو یہ خیال ہی سوہانِ روح تھا۔

آنسو تھے کہ پلکوں کی باڑ توڑ کے متواتر بہہ نکلے تھے، ردا نے گاڑی اس کی امی کے گھر کے سامنے روکی اور اس کا ہاتھ ہولے سے دبایا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا، اپنی غلطیاں سدھار لو، اپنی توجہ سے محبت سے سلیقہ مندی سے حسنین بھائی کو اپنا گرویدہ کر لو۔ وہ تمہارے شوہر ہیں پگلی! تمہارے بیٹے کے باپ ہیں، تم سے الگ نہیں ہو سکتے، اچھا سوچو سب کچھ خود فرض مت کرو اور پلیز اس کا ذکر حسنین بھائی سے مت کرنا۔" وہ ہمیشہ اس کا بھلا ہی چاہتی تھی اور اب تو اس کی باتوں پر علینہ کا دل بھی ایمان لے آیا تھا ایک پختہ عہد تھا جو اس کے دل نے ابھی ابھی کیا تھا اور اسی عہد پر اسے تاعمر قائم رہنا تھا۔

❀......❀......❀

شام گئے وہ تھکا ہارا آفس سے گھر لوٹا تو ایک خوشگوار حیرت نے اس کا احاطہ کر لیا، نکھرا نکھرا صاف ستھرا گھر، سلیقے سے مزین ہر چیز رہنے والے کے ذوق اور نفاست کا پتا دیتی تھی۔ بے ساختہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر در آئی تھی ورنہ روز جب وہ اس وقت گھر لوٹتا تھا ہر چیز پھیلی ہوئی اس کا منہ چڑا رہی ہوتی تھی، سامنے ٹی وی لاؤنج میں عمیر بیٹھا اپنا ہوم ورک کر رہا تھا جبکہ علینہ اس کے پاس بیٹھی مسکرا رہی تھی۔

"کیا بات ہے ماسی وغیرہ چینج کر لی ہے کیا تم نے، میں نے تو پہلے ہی کہا تھا وہ صحیح صفائی نہیں کرتی۔"

"ماسی چینج تو نہیں کی البتہ اس کی چھٹی ضرور کر دی ہے جب میں ہوں تو پھر ماسی کی کیا ضرورت ہے۔" مسکراتے ہوئے اس نے پانی حسنین کو تھمایا تھا جو فیصلہ آج اس کے دل نے کیا تھا بہرحال اس پر اس کو قائم رہنا تھا۔

"واہ جناب! میں نے تو پہلے ہی تمہیں کہا تھا کہ ان ماسیوں وغیرہ کے چکر میں نہ پڑو۔" پانی کا گلاس خالی کر کے اسے تھما کے اب وہ عمیر کو گود میں لیے بیٹھا تھا۔

"آپ سے ایک بات اور کرنی تھی مجھے۔" انگلیاں مروڑتے ہوئے اس نے تمہید باندھی تھی آج حسنین کا موڈ اسے کافی خوشگوار لگ رہا تھا اور وہ اس سے بات بھی کافی اچھے سے کر رہا تھا ورنہ وہ عمیر کو دادی کے ہاں جانے پر منع کرنے پر کافی دنوں سے اس سے لیے دیئے انداز میں

مریم بٹ

السلام علیکم! ڈیئر قارئین اینڈ آنچل اسٹاف کیسے ہیں آپ؟ مابدولت کو مریم بٹ کہتے ہیں ویسے فرینڈز اینڈ سسٹرز رانو اور میری کہتی ہیں۔ مابدولت اس دنیا کی رونق بڑھانے کے لیے 16 مارچ کو پنجاب کے ایک شہر گجرات کے گاؤں جلال پور صوبیاں میں پیدا ہوئیں۔ ہم چھ بہن بھائی ہیں، چار بہنیں اور دو بھائی۔ مابدولت کا پانچواں نمبر ہے، ایک آپی کی شادی ہوئی ہے ان کی ایک بیٹی گڑیا ہے جو کہ مجھے بہت پیاری ہے مجھ سے چھوٹا ایک بھائی ہے۔ جس کا نام شانی ہے، میری خواہش ہے کہ وہ آرمی میں جائے۔ بڑے بھائی رضوان میرے فیورٹ بھائی ہیں، میں ان سے بہت پیار کرتی ہوں۔ سیکنڈ ایئر کی اسٹوڈنٹ ہوں۔ میرا خواب ہے کہ بہت زیادہ تعلیم حاصل کر کے اپنے بابا جان کا نام روشن کروں۔ میرے آئیڈیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فیورٹ کلر بے بی پنک اور فریش ریڈ ہے، چکن بریانی بہت پسند ہے۔ سویٹ ڈش میں لذیذہ کھیر بہت پسند ہے۔ شاعری سے جنون کی حد تک لگاؤ ہے۔ خوبی یہ ہے کہ کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی، کسی کا دکھ خود محسوس کرتی ہوں اور خامی یہ ہے کہ غصہ بہت زیادہ آتا ہے۔ آنچل میرا فیورٹ ڈائجسٹ ہے، رائٹرز میں سمیرا شریف طور، نازیہ کنول نازی، عمیرہ احمد اور اقراء صغیر احمد پسند ہیں۔ پسندیدہ ناول "یہ چاہتیں یہ شدتیں، محبت اور خدا، جو چلے تو جاں سے گزر گئے اور محبت دل پر دستک ہے۔ مس راحیلہ اور مس سونیا کو بہت یاد کرتی ہوں۔ عفیرہ، حمیرہ، صبا بی بی، صبا نسیم، اقراء ریاض، انیلہ، سمیعہ، خنساء اچھی دوستیں ہیں۔ طاہرہ، ثناء، سدرہ، اقراء شاہین، تنزیلہ، میمونہ اچھی کلاس فیلوز ہیں (دیکھ لو میں نے تم لوگوں کو یاد رکھا)۔ اقراء زمان سوچ رہی ہوگی کہ میرا نام کیوں نہیں لکھا تو جناب اقراء زمان میری بیسٹ فرینڈ ہے (تمہیں میں بھول سکتی ہوں؟)۔ آپ کا کافی ٹائم لے لیا اب مزید آپ کو بور نہیں کرنا چاہتی، دعاؤں میں یاد رکھیے گا، اللہ حافظ۔

بات کررہا تھا۔

"ہونہہ کہو کیا بات تھی۔" عمیر کو صوفے پر بٹھا کے اب وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا علینہ بھی اس کے برابر ہی آن بیٹھی تھی۔

"وہ میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ ہم واپس اپنے گھر چلیں۔"

"یہ گھر ہمارا ہی تو ہے پھر کون سے گھر کی بات کررہی ہو تم۔" اس نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"آپ کے گھر' ہمارے گھر...... اس گھر جہاں آپ کے والدین رہتے ہیں' ہمارے بزرگ عمیر کے دادا دادی رہتے ہیں۔" اس نے نظریں اٹھا کے ایک نظر حسنین کے چہرے پہ آنے والی حیرت اور خوشی کو دیکھنا چاہا تھا۔

"آج خیریت تو ہے نہ بیگم صاحبہ آپ تو ہمیں حیران کرنے کے درپے ہیں' کہیں یہ مذاق تو نہیں۔" اس کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا تھا۔

"سو فیصد سچ ہے مذاق نہیں پلیز چلیں نہ میں امی ابو سے اپنے کیے کی معافی مانگ لوں گی' ہم ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ وعدہ کرتی ہوں اب میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں کروں گی' کام بھی ہمیشہ پورا اور وقت پر کروں گی۔" اس کے ہاتھ پر علینہ نے ہولے سے اپنا ہاتھ رکھا تھا' عمیر اپنے کھیل میں مصروف تھا۔

"تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہے یہی بہت ہے' مجھے پتا ہے تم شرمندہ ہو اور یہ بھی پتا ہے کہ تم نے مجھے آج اس لڑکی کے ساتھ دیکھ لیا تھا ورنہ تو قسمت ہم پر اتنی مہربان نہ ہوتی جتنی آج ہے۔" شرارت آمیز لہجے میں حسنین نے کہا تھا' علینہ نے بے ساختہ اپنا ہاتھ کھینچا تھا۔

"کیا مطلب آپ جانتے تھے' کیا تھا وہ سب ہاں بولیں۔" وہ تو فوراً ہی لڑنے پہ آمادہ ہوگئی تھی۔

ریلیکس یار! بتاتا ہوں لڑو مت' مجھے پتا تھا تم ایسے ہی سدھرو گی' جب تک تمہیں سدھارا نہ جائے ورنہ تو تم لگی رہتیں اپنے کاموں میں اور گھر کا ہوتا رہتا صفایا اور پھر کہیں میرا دل کوئی اور چرا لے جاتا تو اس لیے تمہاری دوست ردا اور میرے بیسٹ فرینڈ عظیم کی وائف جو کہ دراصل تمہاری ہی دوست ردا ہے' اس نے مجھے مشورہ دیا یہ سب کرنے کا' اس دن امی کے ہاں جانے پر غصہ بھی میں نے جان بوجھ کے کیا تھا تاکہ تمہیں احساس ہوسکے کہ میں تم سے دور بھی جاسکتا ہوں اور وہ لڑکی دراصل میری آفس کولیگ تھی جسے میں بڑی مشکل سے ردا کے کہنے پر لنچ پر لے گیا تھا تاکہ تم دیکھ سکو اور دیکھو نہ اس سب کا فائدہ بھی تو کتنا ہوا ہے۔" وہ مسلسل شرارت سے مسکراتا اس پر حیرتوں کے پہاڑ توڑ رہا تھا۔

"میں چھوڑوں گی نہیں ردا کو' کیا ایسے ہی نہیں سمجھا سکتی تھی......" وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے رکو تو اس سے بعد میں لڑ لینا اور لڑو گی کیوں وہ تو تمہاری مخلص دوست ہے ورنہ تو آج کل کوئی کسی کی پروا نہیں کرتا' اب تم جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم ابھی امی کے ہاں چلتے ہیں اور انہیں یہ خوشخبری سناتے ہیں' چلو گی نا۔" حسنین نے اس کی جانب محبت سے ہاتھ بڑھایا تھا۔

"ہاں ضرور وہی تو میرا گھر ہے۔" اور اس نے بھی محبت کا جواب محبت سے دے کر اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔ دونوں کی زندگی اب پُرسکون ہوگئی تھی' فضا میں گونجتے دونوں کے قہقہوں میں ان کی دلی خوشی شامل تھی۔ علینہ نے مسکراتے ہوئے دل ہی دل میں ردا کا اور اس پاک ذات کا شکر ادا کیا تھا جس کی بدولت آج اس کا آشیانہ سنور گیا تھا' ورنہ وہ تو نادانی میں اپنا سب کچھ ہار بیٹھتی' اسے ایک مخلص شوہر مل گیا تھا اک مخلص دوست مل گئی تھی مگر ہر کسی کی قسمت اس کی طرح اچھی نہیں ہوتی اور اگر وہ سب مذاق نہیں سچ ہوتا تو اس سے آگے کی سوچ پر ہی اس نے پہرے بٹھا دیئے تھے گلاب لمحوں کی چاندنی نے اس کی زندگی کو روشن کردیا تھا اور اس کے دل کے اندر ڈھیروں ڈھیر سکون بھر دیا تھا' جس کی چاندنی میں اس نے اپنی تمام عمر محبتوں کے ہمراہ گزارنی تھی۔